REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۵۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۷ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ۱۷ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے
مشرق و مغرب کے متعدد ممالک میں اجتماعی دعائیں اور صدقات

ربوہ ۱۶ مئی ۔ دفتر وکالت تبشیر ربوہ میں بیرونی ممالک کے احمدی مشنوں کی طرف سے بذریعہ تار برابر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ۔ کہ مشرق و مغرب کے ان سب ممالک میں جماعت ہائے احمدیہ کے افراد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر دن رات اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہیں ۔ اور اسی طرح صدقات بھی دیئے جا رہے ہیں ۔ چنانچہ اب تک وکالت تبشیر ربوہ میں امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب چوہدری شکر الٰہی صاحب، امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب، امام مسجد ہیگ (ہالینڈ) مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن اوسلو ناروے مکرم سید کمال یوسف صاحب، رئیس التبلیغ مغربی افریقہ و مبلغ انچارج نائیجیریا مشن مکرم نسیم سیفی صاحب، پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی مکرم عبدالسلام صاحب، رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم سید شاہ محمد صاحب، اور مبلغ انچارج احمدیہ مشن برما مکرم منیر احمد صاحب عارف کی طرف سے اسی مضمون کی تاریں موصول ہو چکی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب جماعت کی متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے ۔ اور اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو جلد شفائے کامل عطا کرے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

”آج صبح طبیعت عام طور پر بہتر ہے“

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

کل مورخہ ۱۵/۵/۵۹ ساڑھے نو بجے تا دوپہر تک حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی ۔ مگر دوپہر کے بعد سے عصر تک کافی بے چینی رہی ۔ پھر اس کے بعد طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہو گئی ۔ شام چھ بجے ڈاکٹر سلز (لاہور) سے حضور کو دیکھنے آئے ۔ انہوں نے اچھی طرح معائنہ کیا ۔ اور اس کے بعد وہی تشخیص بتائی ۔ جو ان سے قبل ڈاکٹر بتا چکے ہیں انہوں نے علاج میں چند مزید دوائیں بھی تجویز کیں ۔ رات حضور کو نیند اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی آ گئی ۔ آج صبح طبیعت عام طور پر بہتر ہے ۔ اصل بیماری کے عوارض میں بہت خفیف سا فرق بہتری کی طرف ہے مگر یہ بیماری ایسی ہے جس میں اتار چڑھاؤ کا امکان رہتا ہے ۔ لہذا احباب جماعت التزام کے ساتھ انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں لگے رہیں ۔ اور جیسا کہ عزیزم سید میر محمود احمد ناصر سلمہ اللہ تعالےٰ نے الفضل میں اپنی ایک خواب شائع کرائی ہے ۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ احباب حضور کی صحت کے لئے لمبی لمبی نمازیں اور نوافل ادا کریں ۔ سو امید ہے احباب اسی التزام سے دعائیں جاری رکھیں گے ۔ تا ان کی دعائیں اللہ تعالےٰ کے خاص فضل کو جذب کرنے والی بنیں ۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار :۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد بوقت ۹½ بجے صبح ۱۶ مئی ۱۹۵۹ء

کل الفضل کا ضمیمہ شائع ہوگا

کل مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۵۹ء بروز اتوار الفضل کا ضمیمہ شائع ہوگا جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع پر مشتمل ہوگا ۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں ۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے پوتے عزیز منصور احمد ابن مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب آف فضل عمر ہسپتال ربوہ بعمر سات سال کو گزشتہ ہفتہ ربوہ میں لاریوں کے اڈہ پر ایک لاری کی لپیٹ میں آ جانے کے باعث سر پر متعدد چوٹیں آئی تھیں ۔ عزیز ان چوٹوں کی وجہ سے دو دن تک بیہوشی کی حالت میں رہا ۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب زخم آہستہ آہستہ مندمل ہو رہے ہیں ۔ اور عزیز کو پہلے کی نسبت آرام ہے ۔ احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے جلد کامل طور پر صحت یاب فرمائے اور عمر دراز عطا کرے ۔ آمین اللّٰھم آمین

اگر ایران کے خلاف جارحانہ اقدام کیا گیا تو امریکہ اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوگا ۔

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر رابرٹ مرفی کا بیان

واشنگٹن ۱۶ مئی ۔ مسٹر رابرٹ مرفی نائب وزیر خارجہ امریکہ نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ روس ایرانی عوام کو شہنشاہ اور ان کی حکومت کے خلاف اکسا رہا ہے ۔ اور روسی ریڈیو سٹیشن اور اخبارات شب و روز ایران کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں ۔

مسٹر مرفی نے کہا کہ ”اگر ایران کے خلاف جارحانہ اقدام کیا گیا تو امریکہ نے ایران کے بارے میں جو ذمہ داری قبول کی ہے ۔ وہ ہر حالت میں اس سے عہدہ برآ ہوگا“

پاکستان اور جاپان کے معاہدے کی توثیق

کراچی ۱۶ مئی ۔ پاکستان اور جاپان نے دوہرے ٹیکس سے بچنے کے لئے جس معاہدے پر دستخط کئے تھے ۔ دونوں حکومتوں نے اس کی توثیق کر دی ہے چنانچہ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان اور مسٹر ... سفیر جاپان نے توثیق کے کاغذات کا تبادلہ کیا ۔

سرکاری ٹھیکیداروں کی بھی سکریننگ ہوگی

ملتان ۱۶ مئی ۔ معلوم ہوا ہے حکومت مغربی پاکستان نے تمام سرکاری ٹھیکیداروں کی سکریننگ کر کے بددیانت ٹھیکیداروں کے خلاف مناسب کارروائی کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ جن محکموں کے پاس رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کی فہرستیں ہوتی ہیں ۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے مشورہ سے ان ٹھیکیداروں کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کریں ۔ جو ٹھیکیدار ناپسندیدہ پائے جائیں گے ۔ ان کی فہرست تیار کر کے تمام محکموں کو بھیجی جائے گی اور آئندہ ایسے ٹھیکیداروں کو ٹھیکے نہیں دیئے جائیں گے ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۹ء

رسومات میں فضول خرچیاں

بیگم منظور قادر نے راولپنڈی میں ایک ملاقات میں خواتین رضاکار گروپ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم خواتین کے لباس کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ لباس میں کفایت کی کامیاب مہم کے بعد شادی بیاہ جہیز اور دوسری سماجی تقریبات میں فضول خرچیوں کو ختم کرنے کے لئے مہم چلائی جائے گی۔

بعض رسومات جب شروع ہوتی ہیں۔ تو اکثر مفید ہوتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ ایک تو وہ مبالغہ کی وجہ سے سماج کے لئے سخت نقصان دہ بن جاتی ہیں۔ اور یا زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے زندگی کی بہتر ضروریات کے مقابلہ میں ان کی افادیت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور فضول خرچی میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح بیاہ شادی کی رسومات تو اب بالکل لا یعنی ہو کر رہ گئی ہیں۔ اور ان میں جو روپیہ صرف ہوتا ہے وہ محض فضول خرچی ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیاہ شادی کے موقعہ پر ایک حد تک روپیہ خرچ ہونا جائز سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ ایسے موقعوں پر تھوڑی سی ہنگامہ آرائی خوشی اور مسرت کا باعث ہوتی ہے جس سے مردہ زندگی میں کچھ تازگی پیدا ہو جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں جو رسومات بیاہ شادی پر ادا کی جاتی ہیں۔ اور ان میں جو روپیہ پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ ضیاع مال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ بعض وقت تو یہ ہنگامہ آرائی نغمہ شادی کی بجائے نوحہ ماتم بن جاتی ہے۔

اسلام نے ہر معاملہ میں سادگی کو مدنظر رکھنے کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ اکثر مسلمان اقوام جو اسلامی شعار اختیار کر لیتی ہیں پرانی رسوم سے چھٹکارا پا جاتی ہیں۔ اور بیاہ شادی میں بھی نہایت سادگی کا طریق اختیار کر لیتی ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے ملک میں بعض ہندوانہ رسومات ابھی تک مسلمانوں میں چلی آتی ہیں۔ اور بعض دینی طبقوں کو چھوڑ کر ہمارا سواد اعظم ان رسومات سے بری طرح چمٹا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ قرض دام کر کے بھی ان رسومات کو ادا کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے بعض رسومات شروع میں افادیت بھی رکھتی تھیں۔ مثلاً لڑکیوں کو اپنی بساط کے مطابق والدین کا جہیز دینا ابتداً مستحسن سمجھا جاتا تھا لیکن جب اس نے باقاعدہ رسم کی صورت اختیار کر لی اور خواہ توفیق ہو یا نہ ہو جہیز کو لازمی قرار دے لیا گیا۔ تاکہ برادری اور ہم چشموں میں ناک نہ کٹے۔ تو یہ مفید چیز بھی سماج کے لئے لعنت بن کر رہ گئی ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ لڑکی کے والدین گھر بار بیچ کر بھی شادیوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور اکثر اتنے مقروض ہو جاتے ہیں کہ باقی ساری عمر قرضہ اتارنے میں بسر ہو جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ آجکل جہیز کی رسم کی وجہ سے ایک نہایت ہی خطرناک بیماری ہماری سوسائٹی میں بھی سر نکال رہی ہے۔ اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ یہ بیماری قدیم خیال کے لوگوں میں اتنی نہیں جتنی کہ تعلیم یافتہ حلقوں میں نقصان رساں ہو رہی ہے۔ یہ بیماری اگرچہ ہندوؤں میں عام ہے۔ لیکن بھارت اور پاکستان کے مسلمانوں میں بھی پھیلتی جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں حیدرآباد دکن سے ایک لڑکی کا دردبھرا مکتوب ہمیں ملا تھا۔ جو ایم۔ اے تھی۔ اور اس کی دیگر بہنیں بھی تعلیم یافتہ تھیں۔ والدین تعلیم یافتہ مگر نادار تھے۔ بمشکل گزر اوقات کر سکتے تھے۔ اس مکتوب میں اس بات کا ذکر تھا۔ کہ تعلیم یافتہ لڑکوں کی قیمت پڑتی ہے جس کی رقم ایک ہزار سے کئی ہزاروں تک پہونچ جاتی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک لڑکی کے والدین نے دو ہزار دے کر دولہا کو راضی کر لیا ہے۔ برات آئی ہوئی ہے۔ مگر چپکے سے ایک دوسری لڑکی کے والدین تین ہزار روپیہ پر سودا چکا لیتے ہیں۔ اور برات پہلے گھر سے اٹھ کر وہاں چلی جاتی ہے کتنا دردناک سانحہ ہے کہ سینکڑوں تعلیم یافتہ لڑکیاں محض اس لئے شادی سے محروم بیٹھی رہتی ہیں۔ کہ ان کے والدین کے پاس دولہا کی نذر کے لئے کافی رقم نہیں ہوتی۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ ظالمانہ رسم بھارت کے ہندوؤں میں تو ہے ہی مسلمانوں میں بھی پھیل رہی ہے۔ اور کہیں کہیں پاکستان میں بھی مختلف صورتوں میں اس قسم کے واقعات سننے میں آ جاتے ہیں۔ شروع میں جہیز کا مقصد تو یہ ہوتا تھا۔ کہ میاں بیوی کو نئی زندگی شروع کرنے میں کچھ سہولت ہو جائے۔ لیکن ہوتے ہوتے اس نے وہ خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب ممالک میں کوئی ایسی رسم نہیں ہے۔ اور وہاں اول تو لڑکی کے والدین کو شادی بیاہ میں ایک پائی بھی خرچ کرنی نہیں پڑتی۔ اور اگر کوئی متمول آدمی اپنی لڑکی کو کچھ تحفہ دیتا بھی ہے۔ تو وہ اندازہ سے دیتا ہے۔ اپنے آپ کو تباہ نہیں کر لیتا اور نہ وہاں کوئی ایسی توقع رکھتا ہے۔ یہ طریق عین اسلامی ہے اور ہمارا مشورہ ہے۔ کہ تمام مسلمانوں کو یہ اسلامی طریق اختیار کر لینا چاہیئے۔ اس طرح بہت سے خاندانوں کی تباہی روکی جا سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں تمام ایسی بری رسومات کا بڑی حد تک قلع قمع کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ برات اگر اسی شہر سے آئے جہاں لڑکی والوں کا گھر ہے۔ تو برات کو کھانا دینا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ باقی رسومات بھی جن میں فضول خرچی ہوتی ہے شاذ و نادر ہی نظر آئیں گی۔ بہر حال شادی بیاہ میں اسلامی سادگی کو حتی الوسع مدنظر رکھا جاتا ہے۔ تاہم احمدیوں میں بھی ابھی اصلاح کی گنجائش ہے۔ ہمارا ہر فالتو پیسہ تبلیغ اور صرف تبلیغ پر خرچ ہونا چاہیئے اس لئے احمدی خواتین کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ باقیات السیئات کو بھی جلد از جلد ترک کر دیں۔ کیونکہ ایسی باتوں سے زیادہ تر خواتین کا ہی تعلق ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یسئلونک ماذا ینفقون
قل العفو

یعنی (اے رسول) تجھ کو لوگ پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں۔ تو کہہ کہ جو ضروریات سے فالتو بچے وہ خرچ کرو اس آیہ کریمہ کے مطابق بیاہ شادی کے وقت ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیئے۔ کہ جو کچھ ہم رسومات میں خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ضرورت میں داخل ہے یا نہیں۔ ہر وہ بات جس کے بغیر کام چل سکتا ہو ضرورت میں داخل نہیں۔ اگر ہم ایسی بات پر خرچ کریں گے۔ تو گویا ہم اللہ تعالیٰ کا حصہ صرف کریں گے۔ کیونکہ ہمارا تمام فالتو مال اسی کا حصہ ہے۔ اسی کے کام میں صرف ہونا چاہیئے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ بیاہ شادی میں کچھ زیادہ خرچ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن یہ خرچ ایک اندازہ کے اندر ہونا چاہیئے۔ اور بڑی احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ کہیں ہم اللہ تعالیٰ کا حصہ تو ضائع نہیں کر رہے

الفضل کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی مبارک تقریب آ رہی ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ حسب معمول الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ یہ نمبر یوم خلافت سے چند دن قبل شائع ہوگا۔ اس لئے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

مشتہرین اور ایجنٹ صاحبان کو بھی فوراً آرڈر بک کرا لینے چاہئیں۔

درخواستہائے دعا

(۱) ۱۶ مئی کو مختلف احمدی احباب مولوی فاضل ادیب فاضل منشی فاضل اور ادیب عالم وغیرہ السنہ شرقیہ کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) میں گزشتہ کئی ماہ سے ضعف ہضم و انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہوں کمزوری بہت ہو گئی ہے صحابہ کرام۔ درویشان قادیان و دیگر احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ حمید الدین احمد انور دفتر امور خارجہ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اور

نشاناتِ صداقت

(از مکرم حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ۔ لاہور)

(قسط نمبر ۲)

(۶) حضور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۰ پر فرماتے ہیں:۔

"سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دے گا۔ اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے۔"

یہ الہام تخمیناً ۱۸۷۷ء کا ہے۔ اس الہام الٰہی کے مطابق باخبر اصحاب جانتے ہیں کہ آریوں کا زور شور ہندوستان میں بھی ٹوٹ گیا ہے۔ اور وہ سیاست میں مدغم ہو گئے ہیں۔ حضرت اقدس نے تذکرۃ الشہادتین میں یہ پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ ابھی لاکھوں انسان زندہ ہونگے کہ آریہ مذہب ان کی موجودگی میں کالعدم ہو جائے گا۔ اور اب اس پیشگوئی کی صداقت مذہبی دنیا سے واقفیت رکھنے والا ہر انسان مشاہدہ کر سکتا ہے۔

(۷) ایک بار حضرت اقدس اتنے سخت بیمار ہو گئے کہ مختلف وقتوں میں آپ کے وارثوں نے آخری وقت سمجھ کر تین بار مسنونہ طریقہ پر سورۂ یٰسین بھی سنائی۔ جب آخری بار آپ کو اس بیماری میں (جو قولنج کی سخت قسم تھی) سولہویں روز سورۂ یٰسین سنائی گئی۔ اور رشتہ داروں کو یقین ہو گیا کہ آج شام تک آپ دنیا سے کوچ کر جائیں گے کیونکہ اسی مرض میں ایک دوسرا شخص مبتلا ہو کر آٹھویں روز ہی راہی ملک عدم ہو گیا تھا تو آپ کو الہاماً ایک دعا سکھلائی گئی جو یہ ہے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علیٰ محمدٍ و آل محمدٍ اور ساتھ ہی آپ کے دل میں القا ہوا کہ دریا کا پانی مع ریت میں ہاتھ ڈال کر ساتھ ساتھ وہ دعا پڑھ کر جسم پر پھیرا جائے تب الہامی ہدایت کے مطابق عمل کیا گیا۔ اور اس عمل کے اثنا میں آپ محسوس کرتے تھے کہ ایک ایک بال سے آگ نکل رہی تھی بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام ہوتا جاتا ہے اور پانی کے پیالہ سے ختم ہونے سے پہلے آپ کو بیماری بکلی چھوڑ گئی اور آپ سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کی نیند کے ساتھ سوئے صبح کو الہام ہوا:۔

وان کنتم فی ریب
مما نزلنا علیٰ عبدنا
فاتوا بشفاءٍ من مثلہٖ

یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔ (ملخص از تریاق القلوب صفحہ ۳۷۔۳۸)

ناظرین اس بات پر بھی غور فرماویں کہ جس شخص پر ایسے ایسے سخت مواقع گزر چکے ہوں کیا وہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ حضرت اقدس کی کتاب مجموعۂ الہامات (تذکرہ) کے مطالعہ سے ہر ایک طالب حق حضور کی صداقت کو آفتاب نصف النہار کی طرح ملاحظہ کر سکتا ہے تمام منصف مزاج۔ خدا ترس اصحاب کو چاہیئے کہ ایک بار اس کتاب کو کسی احمدی سے مستعار لے کر ہی مطالعہ فرما دیں۔

(۸) ایک بار ایک آریہ جو ایک مدت سے بمرض دق مبتلا تھا اور رفتہ رفتہ اس کی مرض انتہا کو پہنچ گئی اور آثار مایوسی کے ظاہر ہو گئے۔ ایک دن وہ میرے پاس آکر اور اپنی زندگی سے نا امید ہو کر بہت بے قراری سے رو دیا۔ میرا دل اس کی عاجزانہ حالت پر پگھل گیا اور میں نے حضرت احدیت میں دعا کی۔ چونکہ حضرت احدیت میں اس کی صحت مقدر تھی اس لئے دعا کرنے کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔

یا نارُ کونی برداً وسلاماً

یعنی ہم نے تپ کی آگ کو کہا تو سرد اور سلامتی ہو جا۔ چنانچہ اسی وقت اس ہندو اور نیز کئی اور ہندوؤں کو جو اب تک اس قصبہ میں موجود ہیں۔ اس الہام سے اطلاع دی گئی اور خدا پر کامل بھروسہ کر کے دعویٰ کیا گیا کہ وہ ہندو ضرور صحت پا جائے گا اور اس بیماری سے ہرگز نہیں مرے گا۔ چنانچہ بعد اس کے ایک ہفتہ نہیں گزرا ہوگا کہ ہندو مذکور اس جانگداز مرض سے بکلی صحت پا گیا والحمد للہ علیٰ ذالک۔ ایک جگہ حضور نے لکھا ہے۔ پھر خواب میں دکھایا گیا کہ میں نے اس کو قبر سے نکال لیا ہے۔ یہ الہام اور خواب دونوں قبل از وقوع اس کو بتلائے گئے۔ (تذکرہ صفحہ ۳۹ و صفحہ ۴۰)

یہ ہندو لالہ ملاوامل باشندہ قادیان تھا جو حال ہی میں پارٹیشن کے بعد قریباً نوے سال کی عمر پا کر سنہ ۱۹۵۰ء کے بعد فوت ہوا اور حضرت اقدس کے وصال کے بعد پینتالیس سال زندہ رہا اور حضور کے بعض نشانات کا شاہد اور مقر اور حضور کے تقدس و تطہر اور تعلق باللہ اور مستجاب الدعا ہونے کا قائل تھا۔

(۹) "جب پہلے الہام کے بعد ایک عرصہ گزر گیا اور لوگوں کی عدم توجہی سے (براہین احمدیہ کی طرف ناقل) طرح طرح کی دقتیں پیش آئیں اور مشکل حد سے بڑھ گئی تو ایک دن قریب مغرب کے خداوند کریم نے یہ الہام کیا۔ ھزّ الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطباً جنیاً۔ سو میں نے سمجھ لیا کہ یہ تحریک اور ترغیب کی طرف اشارہ ہے اور یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ بذریعہ تحریک کے اس حصہ کتاب کیلئے سرمایہ جمع ہوگا ...... اس الہام کے بعد میں نے حسب الارشاد حضرت احدیت کسی قدر تحریک کی تو تحریک کرنے کے بعد ...... جس قدر اور جہاں سے خدا نے چاہا اس حصہ کے لئے جو چھپنا تھا مدد پہنچ گئی۔"

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبولیتِ دعا کی شرائط

"یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہیئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اور اس کے غناءِ ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلحکاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے۔ تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچا دیں۔ اور ان کی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں۔ جو ان کی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں۔ کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں۔ اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین۔ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ یہ گویا اس کا وعدہ ہے۔ اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ پس جس حال میں تقویٰ کی شرط قبولیتِ دعا کے لئے ایک غیر منفک شرط ہے۔ تو ایک انسان غافل اور بے راہ ہو کر اگر قبولیتِ دعا چاہے تو کیا وہ احمق اور نادان نہیں ہے۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے۔ تاکہ قبولیتِ دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔" (ملفوظات صفحہ ۱۰۳-۱۰۴)

تحریکِ وصیت ایک مستقل تحریک ہے

اسے ہر وقت اور ہر جگہ جاری رہنا چاہیئے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام و اُمراء وصدر صاحبان توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی خفی کے ماتحت نظام وصیت کو جاری فرمایا۔ یہ کوئی وقتی اور ہنگامی تحریک نہ تھی۔ بلکہ اس کے جو اغراض ومقاصد (اشاعت اسلام۔ اشاعت علوم۔ قرآن وکتب دینیہ اور امداد بیوگان ویتامیٰ وغیرہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمائے ہیں۔ وہ چونکہ دائمی ہیں اس لئے یہ تحریک بھی دائمی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو ہمیشہ کے لئے زندہ اور جاری وساری رکھے۔ اور اس میں کسی قسم کی کمزوری اور انحطاط پیدا نہ ہونے دے تاکہ وہ اغراض ومقاصد حاصل ہوتے رہیں۔ جو اس تحریک سے وابستہ ہیں۔

تین چار سال سے جب سے کہ سال میں ایک مرتبہ "ہفتہ تحریک وصیت" منانے کا فیصلہ ہوا ہے یہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ کہ گو وصایا کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال گذشتہ سال کی نسبت اضافہ تو ہوتا ہے۔ مگر "ہفتہ تحریک وصیت" کے ختم ہوتے ہی اس تحریک میں وہ زور مدھم پڑجاتا ہے جو "ہفتہ وصیت" کی تحریک کے دَوران میں ہوتا ہے۔ اس سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ جماعت کا ایک حصہ اس تحریک کو رفتہ رفتہ صرف اسی ہفتہ کے ساتھ مخصوص نہ کر دے۔ اور باقی سارا سال اس سے تغافل برتے۔ حالانکہ یہ ایک ہفتہ جو تحریک وصیت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ بطور ریہرسل کے ہے۔ اور ریہرسل کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو کام ہم نے آئندہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ایک معیّن وقت میں کچھ تیاری اور مشق کر لی جائے۔ تاکہ وہ کام آئندہ خوبی اور خوش اسلوبی کیساتھ سرانجام پذیر ہو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ "ہفتہ تحریک وصیت" گذر جانے کے بعد بھی وصیت کی تحریک کو پورے جوش اور مخلصانہ جذبہ کیساتھ چلاتے رہیں۔ اور جماعت کے مخلص احباب کو جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی انہیں وصیت کرنے کے لئے ترغیب وتحریص دلاتے رہیں۔ ایسے غیر موصی احباب جماعت کے ہر طبقہ میں موجود ہیں۔ مردوں میں بھی ہیں اور عورتوں میں بھی۔ ملازم پیشہ بھی ہیں اور تاجر بھی۔ زمیندار بھی ہیں اور غیر زمیندار بھی۔ متوسط الحال بھی ہیں اور صاحب جائیداد متمول احباب بھی یہ سب تحریک وصیت کے یکساں مخاطب ہیں۔

گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر (مطبوعہ الفضل ۳ر اپریل صفحہ ۲) میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی تعداد کا اندازہ پندرہ لاکھ تک فرمایا ہے پندرہ لاکھ کی تعداد میں سے ابتک قریباً ساڑھے پندرہ ہزار افراد کا نظام وصیت میں شامل ہونا جماعت کے مخلصین کیلئے ایک نا زیبا بات اور اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے تحریک وصیت کی وضاحت اور اشاعت جماعت میں پورے طور پر نہیں کی اور جو مبارک اغراض ومقاصد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور حضور کے خلفاء کرام نے بیان فرمائے ہیں ان سے جماعت کا بیشتر حصہ ابھی ناواقف ہے بلاشبہ یہ فرض مرکزی دفتر کا بھی ہے اور جماعت کے مقامی عہدہ داروں کا بھی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو جماعت کے سامنے کھول کر رکھیں لیکن سلسلہ کے مبلغین کرام اور مربی صاحبان پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مسئلہ وصیت کی اہمیت اور اسکے برکات وفیوض اور اسکے اغراض ومقاصد کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں دوستوں کے ذہن نشین کرائیں اور انہیں وصیت کیلئے آمادہ کریں نیز جماعت کے عہدہ داروں کو بھی توجہ دلاتے رہیں کہ وہ اس تحریک کو سست نہ ہونے دیں کیونکہ نظام نو کی تعمیر اس تحریک سے وابستہ ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش اور ارشاد ہے کہ:-

"وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلد بڑھیں۔۔۔۔ پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو۔"

نیز فرمایا:-

"یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔"

پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمائے کرام اور مربی صاحبان سے جنکو اللہ تعالیٰ نے اندرون اور بیرون پاکستان میں خدمت اسلام کی سعادت اور توفیق عطاء فرمائی ہے۔ نیز جماعت کے امراء وصدر صاحبان سے میں بصد ادب واحترام التماس کرتا ہوں کہ اس طرف فوری اور کماحقہ توجہ فرمائیں وہ نظام نو جسکی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں اور حضور کے دستِ مبارک سے رکھی گئی اسکی تعمیر اور تکمیل میں اب زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔ آپ اگر خود موصی ہیں تو آپکا موصی ہونا بے شک قابلِ ستائش ہے لیکن کوئی وجہ نہیں کہ اخلاص وایمان کی جس لذت وحلاوت سے آپ خود لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس سے آپکے دوسرے بھائی آپ کی آنکھوں کے سامنے محروم رہیں اور اس چشمۂ شیریں سے دُور بیٹھے رہیں۔ جس سے آپ نے آب حیات پیا ہے۔ پس ایک ایک کو پکڑ کر اور محبت اور پیار سے سمجھا کر اس چشمہ شیریں پر لے آئیں۔

میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اندرون پاکستان میں جن مربی صاحبان کو اور بیرون پاکستان میں جن مبلغین کرام کو اس رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملے۔ وہ اپنی کارگذاری سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرماتے رہیں۔ تاکہ ان کی کارگزاری کا ریکارڈ رکھا جائے اور دفتر کی رپورٹوں میں ان کا ذکر کیا جائے۔ واللہ الموفق وھو المستعان

خاکسار قاضی عبدالرحمٰن
سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ ربوہ

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۱۰) میر عباس علی لدھیانوی کے بارہ میں الہام ہوا۔ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء۔ گو میر صاحب کو بعض ابتلاؤں کی وجہ سے حضرت اقدس سے عقیدت نہ رہی۔ لیکن ان کے داماد میر عنایت علی رضی اللہ عنہ اور ان کا خاندان احمدیت پر قائم رہا اور قائم ہے۔ حضرت اقدس نے میر عباس علی لدھیانوی کے متعلق بنظر کشفی دلی انقباض کو دیکھا اور ان کو ایک خط میں قبل از وقت اطلاع بھی دیدی اور آپ کو ایک دوسرا الہام بھی ان کے بارہ میں ہوا۔

قُلْ ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ
اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْن

چنانچہ آپؑ نے میر صاحب کو ان کی آئندہ حالت کے بارہ میں اطلاع دیتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"وقت ملاقات ایک گفتگو کے اثناء میں بنظر کشفی آپ کی حالت ایسی معلوم ہوئی کہ کچھ دل میں انقباض ہے اور نیز آپ کے بعض خیالات جو آپ بعض اشخاص کی نسبت رکھتے ہیں حضرت احدیت کی نظر میں درست نہیں تو اس پر یہ الہام ہوا جو اوپر درج ہو چکا ہے"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص۱۰)

نیز آپؑ نے ان کو آنے والے ابتلاء سے آگاہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا

"خداوند کریم آپ کی تائید میں رہے اور مکروہات زمانہ سے بچائے۔ اس عاجز سے تعلق اور ارتباط کرنا کسی قدر ابتلاء کو چاہتا ہے۔ اس ابتلاء سے آپ بچ نہیں سکتے" (مکتوبات احمدیہ جلد اول ص۶۵)

(تذکرہ ص۹۱)

(۱۱) "ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً" کیا انسان پر یعنی تجھ پر وہ وقت نہیں گذرا کہ تیرا دنیا میں کچھ بھی ذکر وتذکرہ نہ تھا۔ یعنی تجھ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ تو کون ہے اور کیا چیز ہے اور کسی شمار وحساب میں نہ تھا یعنی کچھ بھی نہ تھا۔ یہ گذشتہ تعلقات واحسانات کا حوالہ ہے تا محسن حقیقی کے آئندہ فضلوں کے لئے ایک نمونہ ٹھہرے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۸۹ تا ص۴۹۳) تذکرہ ص۹۶

قارئین کرام غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا الہام آج سے پچھتر سال پہلے کا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس نے اس وقت لکھا تھا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے آئندہ بہت فضل ہوں گے وہ سو فیصدی درست ثابت ہوا۔ اور جس قدر آپ کے اہل وعیال اور آل اولاد میں ترقی ہوئی۔ جس قدر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقبولیت بخشی وہ سب کچھ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

کیا کسی مفتری اور متقول علی اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہوا ہے یا ہو سکتا ہے؟ یا کیا کوئی دروغگو اللہ تعالیٰ محسن حقیقی کے آئندہ فضلوں کے متعلق ایسا پُر امید ہو سکتا ہے۔ آج سے پون صدی پہلے کی حالت دیکھو جبکہ براہین احمدیہ کے بعض حصوں کے چھپوانے کے لئے تحریکات در غیبات کی ضرورت پیدا ہوتی رہتی تھی۔ یا اب پچھتر سال بعد کی حالت اور غیر معمولی ترقی اور عروج ملاحظہ کرو جبکہ آپ کی مقرر کردہ انجمن کا سالانہ بجٹ پچیس لاکھ تک جا پہنچا ہے۔ اور آپ کی تصنیفات کی اشاعت پر لاکھوں روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے اور کئی کئی ایڈیشن شائع کئے جا چکے ہیں۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں زاد بھائی مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب چک $\frac{327}{H-R}$ ۔ ضلع بہاولنگر میں عرصہ چار سال سے ایک خطرناک جلدی مرض میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب کرام بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان چوہدری صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد الدین پروپرائٹر چوہدری بوٹ ہاؤس گول بازار ربوہ)

۲۔ میری بچی امۃ الحی بعارضہ بخار بیمار ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت عطا فرمائے آمین (حلیمہ بیگم اہلیہ خیر دین صاحب مرحوم)

زمیندار احباب کے لئے

فصلوں کو نقصان دہ کیڑوں سے بچائیے

زمیندار کی فصل کا بہت بڑا حصہ ضرر رساں کیڑوں مکوڑوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ جن کا مقابلہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ پاکستان جیسے زرعی اور اناج کے لحاظ سے کمی والے ملک میں یہ بات اور بھی اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ دنوں "پاکستان ٹائمز" میں خان اے رحمان صاحب کا ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے۔ فاضل مضمون نگار نے ان نقصان دہ کیڑوں پر کنٹرول کرنے کے لئے تین طریقے تجویز کئے ہیں۔

(۱) زرعی مقابلہ (۲) ادویات سے مقابلہ (۳) ایسے جانوروں کے ذریعہ مقابلہ جو ان نقصان دہ کیڑوں کو تباہ کرتے ہیں۔

ان میں سے دو آخری طریقے زیادہ تر گورنمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلا طریقہ ایسا ہے جس کا براہِ راست تعلق زمینداروں سے ہے۔ اور وہ اس پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف خود فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ بلکہ اس آڑے وقت میں ملک و قوم کا بوجھ بھی ہلکا کر سکتا ہے۔ اس لئے اس حصہ کا ترجمہ بعض جگہ اختصاراً اور بعض جگہ تشریح کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے

(خاکسار رشید الدین شاہد بی اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوئٹہ)

مغربی پاکستان میں مختلف فصلوں اور ذخائر میں محفوظ اناج کا جو نقصان کیڑوں مکوڑوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اس کا تازہ ترین اندازہ ایک ارب روپے سالانہ ہے۔

زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ جب کہ حشرات الارض کے ماہرین یہ کہا کرتے تھے کہ فصلوں کو نقصان دینے والے کیڑوں مکوڑوں کا مکمل استیصال ناممکن ہے۔ ان کے نزدیک کیڑوں کے لئے تباہ کن وبا پھیلائی جا سکتی تھی۔ ان کا مقابلہ کیا جا سکتا تھا۔ اور ایک حد تک ان کی تعداد کو کم بھی کیا جا سکتا تھا۔ لیکن کلی طور پر ان کو ختم کر دینا انسان کے بس کا روگ نہیں تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ زیادہ سے زیادہ کامیابی یہی ہے کہ ان کی تعداد کو اس حد تک کم کر دیا جائے کہ وہ دس فی صدی سے زیادہ نقصان نہ کر سکیں۔ اور یہ نقصان معمولی اور قابل برداشت تھا۔

لیکن اب نئی ایجادات نے ان ضرر رساں کیڑوں مکوڑوں کے مکمل استیصال کو ممکن بنا دیا ہے۔ اب جب کسی علاقہ میں کوئی نیا مضر کیڑا نمودار ہو تو اسکو ختم کرنے کے اخراجات کچھ زیادہ نہیں رہے۔ کسی ملک میں وارد ہونے والے نئے کیڑوں کا استیصال اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک وہاں کے کسانوں کا پورا پورا تعاون اور عملی امداد حاصل نہ ہو۔ ضرر رساں کیڑوں کو نقصان دہ حد تک بڑھنے اور انہیں تباہ کن حیثیت اختیار کرنے سے روکنے کے لئے حشرات الارض کے ماہرین نے مندرجہ ذیل تین مدافعانہ اور جارحانہ طریق تجویز کئے ہیں۔

(۱) زرعی مقابلہ (۲) ادویات کے ذریعہ مقابلہ (۳) کیڑوں کو ختم کرنے والے جانوروں مثلاً تلیر وغیرہ کے ذریعہ مقابلہ۔

زرعی مقابلہ

زراعتی عمل (ہل چلانے اور نالائی وغیرہ) کا اصولی مقصد زمین کو ایسے حالات مہیا کرنا ہے۔ جن کے ذریعہ پودے بہتر طور پر نشوونما پا سکیں۔ اور پیداوار اچھی ہو۔ لیکن اس سے براہ راست پودوں کی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے جب ایک کسان اپنے کھیت میں ہل چلاتا ہے تو وہ کپاس کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں کو بھی ختم کر رہا ہوتا ہے۔ اپنے اس عمل سے نہ صرف وہ کپاس کے ننھے منے پودوں کو کاٹنے والے اور ان کے پتوں کو لپیٹنے والے (ٹوکا و تیلا وغیرہ) ابتدائی حالت کے کیڑوں اور انڈوں کو تباہ کرتا ہے۔ بلکہ ان کیڑوں کو بھی مار رہا ہوتا ہے۔ گنے چاول۔ مکی اور جوار کے کھونٹے (منڈھ) اکھاڑنے کے لئے جو ہل چلائے جاتے ہیں۔ وہ بھی اسی قسم کے فوائد کے حامل ہوتے ہیں۔ لیکن فصلوں کے تنوں میں سوراخ کرنے والے کیڑوں کو جو سردی کے موسم میں ان کھونٹوں (منڈھوں) میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ مارنے کے لئے کسان کو خاص کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کہ ہر سال نومبر سے فروری تک کے عرصہ میں دو تین دفعہ کرنی چاہیئے۔ ہل سے اکھڑے ہوئے منڈھوں کو جمع کر کے جلانے اور زمین میں دبا دینے یا کسی اور ذریعہ سے ختم کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ ان میں چھپے ہوئے کیڑوں کی تباہی یقینی ہو جاوے ٹڈی دل کے حملہ کے ایام میں ان کو تباہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس تمام رقبہ میں جس میں ٹڈی نے انڈے دئے ہوں۔ دو دن کا وقفہ ڈال کر چار دفعہ دیسی ہل سے ہل چلا دئے جائیں اگر ٹڈی نے ریتلی زمین میں انڈے دئے ہوں تو کھرپوں اور کدالوں سے انڈوں کو کھود دینا چاہیئے۔

ایک کاشت کار عموماً ایک سال میں ۱۶۷ دن ...ین کو کھودنے کے کام میں مشغول رہتا ہے۔ اس کے اس عمل یعنی ہل چلانا اور نالائی وغیرہ کے ذریعہ خود بخود کیڑے مکوڑے مرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے کسی مزید خرچ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن بقیہ ۱۹۸ دن میں جب کہ زمیندار کھدائی وغیرہ کی قسم کا کوئی کام نہیں کر رہا ہوتا۔ اس کے دشمن کیڑے اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے اس کی فصلوں کے ہر حصے پر۔ جڑوں پر، تنے پر، پتوں پر، پھولوں پر اور آخری مرحلے میں دانوں پر لگاتار حملے کرتے۔ اور اس طرح کھیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض پودوں کی قوت نمو کم کر دیتے ہیں۔ بعض کو بڑھنے سے روک دیتے ہیں اور بعض کو تو ختم ہی کر دیتے ہیں۔ اس لئے اپنی محنت اور فصلوں سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنے کی خاطر ایک کاشتکار کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ عملی زرعی کام سے فراغت کے ایام میں بھی اپنی فصلوں کو تباہ کرنے والے دشمن کے خلاف مسلسل جنگ لڑے۔

گنے کے کیڑے

گنے کے سر میں سوراخ کرنے والا کیڑا۔ گنے کے اوپر کے حصے میں موسم سرما گذر جانے کے بعد تک زندہ رہتا ہے۔ گنے کے ایسے پودے جن میں یہ کیڑا ہوتا ہے۔ بڑی آسانی کے ساتھ پہچانے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سرے گچھے دار ہوتے ہیں۔ اگر یہ گچھا دار سرے وسط فروری سے پہلے پہلے کاٹ کر مویشیوں کو کھلا دئیے جائیں تو یہ کیڑے تباہ ہو سکتے ہیں۔ کماد کو نقصان دینے والا ایک اور کیڑا جسے انگریزی میں Pyrilla کہتے ہیں اپریل مئی کے مہینوں میں گیہوں کی فصل سے نکل کر گنے کے ننھے پودوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور یہی اس سے نپٹنے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ یہ ہاتھ سے بنے ہوئے جال سے پکڑ کر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ سے چھ آدمی ایک دن میں ایک ایکڑ کو صاف کر سکتے ہیں۔

کپاس کے کیڑے

کپاس کو زیادہ نقصان پہنچانے والا وہ کیڑا ہے۔ جو موسم کی ابتداء میں اس پر حملہ کرتا ہے۔ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ اسے مارچ میں اپنی خوراک حاصل کرنے سے محروم کر دیا جائے کپاس کا موسم ختم ہونے کے بعد زمیندار جب اس کے پودوں کو ٹوکے سے کاٹتا ہے۔ تو وہ عموماً زمین کی سطح سے دو تین انچ اوپر تک اس کا تنا چھوڑ کر کاٹتا ہے۔ اس طرح چھوڑے ہوئے یہ ڈنٹھل فروری۔ مارچ میں دوبارہ پھوٹ پڑتے ہیں اور ان کیڑوں کو جو اس وقت اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے سخت دقت میں ہوتے ہیں، خوراک مہیا کرتے ہیں۔ لیکن اگر زمیندار کپاس کے پودے کاٹتے تک یہ ڈنٹھل نہ چھوڑیں۔ بلکہ زمین کے نیچے سے ان کو کاٹیں۔ تو یہ دوبارہ نہیں پھوٹیں گے۔ اور اگر کوئی پھوٹے تو اسے پھر کاٹ دیں تو اس طرح خوراک سے محروم رہنے کی وجہ سے یہ خطرناک کیڑے خود بخود مر جائیں گے

کپاس کا ایک اور کیڑا اسکے پتوں کو لپیٹ کر ڈھول کی طرح گول بنا دیتا ہے۔ اور پھر اس میں بیٹھ کر خوراک حاصل کرتا ہے۔ اس کا حملہ عموماً جنگل یا درختوں کے قریب بوئی ہوئی کپاس پر زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ان لپیٹے ہوئے پتوں کو باقاعدگی کے ساتھ پودوں سے الگ کر کے تلف کر دیا جائے تو اسکو مغلوب کیا جا سکتا ہے۔

مالٹے اور آم کے کیڑے

مالٹے کے پتوں میں سوراخ کرنے والا کیڑا مالٹے کے پودوں کو بہت نقصان پہنچاتا ہے ان کی زسری میں یہ کیڑا اس سے بھی زیادہ ضرر رساں ثابت ہوتا ہے۔ پودوں کی چھنگائی کے وقت اگر اس کا خیال رکھا جائے اور حملہ شدہ پتوں کو کاٹ کر تلف کر دیا جائے تو مالٹا بہت حد تک ان سے محفوظ رہتا ہے۔

بھورے رنگ کے کیڑے زمین سے کافی تعداد میں آم کے درختوں پر چڑھ کر نقصان کا موجب بنتے ہیں۔ درختوں کو ان سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ دسمبر کے آخر میں درختوں کے تنوں پر گارے کا چار انچ پلستر کر کے اسکے اوپر آئل کلاتھ کی دو انچ چوڑی پٹی باندھ دی جائے۔ اس پھسلنی سطح کی وجہ سے کیڑے اوپر نہیں چڑھ سکیں گے۔ اور درخت نقصان سے محفوظ ہو جائیں گے۔ فصلوں کو کیڑوں کے نقصان سے بچانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کی بوائی کے وقت میں تبدیلی کر دی جائے۔ مثلاً اگر مکی اگست کی دس تاریخ سے لیکر بیس تک بوئی جائے تو یہ کیڑوں سے بہت حد تک محفوظ ہو جاتی ہے۔ کدو کھیرا اور ککڑی وغیرہ پنجاب میں عموماً مارچ میں بوئے جاتے ہیں۔ جبکہ کدو کا کیڑا (بھونڈی) ان ننھے پودوں کو سخت نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن اگر ان کو نومبر میں بو دیا جائے اس وقت یہ کیڑے سردی سے بچنے کے لئے چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ مارچ تک جب یہ کیڑے باہر نکل کر ان سبزیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ اس وقت تک یہ کافی بڑی ہو چکی ہوتی ہیں۔ تو اس طرح انہیں نقصان کا خطرہ نہیں رہتا۔

کھپرے کا علاج

گندم کے ذخیرے کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کھپرا ہوتا ہے۔ گندم کا کوئی ایسا گودام مشکل سے ملے گا۔ جو اس سے محفوظ ہو۔ اگر کھپرے کی رہائشی جگہوں کے ماحول کا ٹمریچر ۱۰۴ درجے (فارن ہیٹ) سے زیادہ رکھا جائے۔ تو اس کے لئے آئندہ اپنی نسل چلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ سورج کی گرمی اس مقصد کے لئے کارگر علاج ہے اور اس پر کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا۔ گندم ذخیرہ کرنے کے "بھڑولے" دھوپ میں کھلی جگہ پر بنانے

(باقی صفحہ ۸ پر)

جرمنی میں دوسرے خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے
مخلصین جماعت کے وعدے

قسط نمبر ۳

احباب کرام نے مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء کے اخبار الفضل میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مبلغ و امام مسجد ہمبرگ جرمنی کی طرف سے مرسلہ اطلاع پڑھ لی ہو گی کہ مورخہ ۸ مئی بروز جمعۃ المبارک مسجد فرانکفورٹ کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ وعدہ کنندہ حضرات کو اس بات کی انتظار تھی کہ اس خانہ خدا کی تعمیر کب شروع ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں اس بڑھتے ہوئے شوق کو دیکھا اور ان کی دعاؤں کو سنا۔ چنانچہ اس نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ اس مبارک تحریک کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے الحمد للہ!

مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر کے لئے جو خوش قسمت حضرات نے ڈیڑھ صد یا اس سے زائد رقوم کے وعدے فرمائے ہیں ان کی دو اقساط پہلے شائع ہو چکی ہیں اور قسط سوم ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ ان وعدوں پر یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر ایسے احمدی عشاق جمع کر رکھے ہیں جو خدائے محبوب کے گھر کی تعمیر کے لئے اپنا سب اندوختہ قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیاں قبول فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے نیز انہیں وعدوں کو جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(۱) مکرم چوہدری فتح خانصاحب چک ۸۷ جنوبی بذریعہ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲) مکرم سید سہیل احمد صاحب سب ڈویژنل آفیسر پنڈ دادنخان ضلع جہلم ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳) مکرم بختیار احمد خانصاحب کیشیئر پراونشل ٹرانسپورٹ سروس روڈ ویز ہاؤس پشاور شہر ۔۔۔ ۹۵۰-۰-۰
(۴) مکرم ملک بشارت علی حسان صاحب کینال ریسٹ ہاؤس گوجرہ ضلع لائلپور ۔۔۔ ۸۰۵-۰-۰
(۵) مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی افسر حفاظت خاص ربوہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۶) مکرمہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ و نظیر النساء بیگم صاحبہ منجانب والدین سیمنٹ بلڈنگ - لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۷) مکرم چراغ دین صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۸) مکرم عبداللطیف صاحب ستکوہی مولوی فاضل " ۔۔۔ ۱۵۵-۰-۰ نقد
(۹) مکرم راجہ ناصر احمد صاحب پیپل کالونی لائلپور شہر ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۰) مکرم سید لال شاہ صاحب امیر جماعت کہنہ منجانب سید ذوالقرنین ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۱) مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب پروپرائٹر پاور اینڈ الیکٹرک کمپنی ملتان شہر ۔۔۔ ۱۵۱-۰-۰
(۱۲) مکرم الحاج محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۳) مکرم سعید احمد خانصاحب حیدرانی بی اے - بی ٹی - ای - ڈی ریچ شریف بہاولپور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۴) مکرمہ بیگم خان بہادر دلاور خانصاحب چارباغ مردان ۔۔۔ ۵۰۰-۰-۰ نقد
(۱۵) مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک مبارک احمد صاحب بھلکہ بھیرہ ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۶) مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ - گلبرگ کالونی - لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۷) مکرم چوہدری عبدالحکیم خانصاحب جنرل مینجر دی پاکستان لائلپور سمندری ٹرانسپورٹ کمپنی لائلپور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۸) مکرم میاں لال دین صاحب احمدی مشین محلہ جہلم شہر معہ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۱۹) مکرم لطف المنان صاحب کلرک C.O.D راولپنڈی ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۰) مکرم چوہدری محمد صادق صاحب چک ۶۲۴ گ ب ضلع لائلپور منجانب والدہ نور بھری صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۱) مکرم رائے محمد معصوم صاحب چک ۱۲۵ شمالی منگلا ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۲) مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ہیڈ شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۳) مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ۲۶ مال روڈ - لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۴) مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ - منجانب والد حکیم عبدالجلیل صاحب مرحوم ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۵) مکرم غلام سرور صاحب درانی سوہلکی ضلع پشاور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۶) مکرم قاضی بشیر احمد صاحب مرچنٹ مین بازار شیخوپورہ منجانب والد قاضی حکیم اللہ صاحب مرحوم ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۷) مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ٹالا ڈلہوزی روڈ راولپنڈی ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰ نقد
(۲۸) مکرم عبدالغفار صاحب فوٹو اسپیڈ کمپنی حیدر آباد سندھ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۲۹) مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳۰) مکرم عقیل خانصاحب قلعہ جمیل سنگھ رینالہ خورد ضلع منٹگمری ۔۔۔ ۲۱۰-۰-۰
(۳۱) مکرم محمد الطاف حسین صاحب اوکاڑہ معہ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۵-۰-۰
(۳۲) مکرم چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اوکاڑہ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳۳) مکرمہ خورشید اسمٰعیل صاحبہ بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳۴) مکرم کریم بخش صاحب ڈارمشن روڈ - کوئٹہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳۵) مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب پنشنر دارالصدر شرقی ربوہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳۶) محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ ربوہ منجانب شوہر مولوی حکیم غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری ۔۔۔ ۱۵۰/- ، ۵۰/- نقد
(۳۷) مکرم حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دارالرحمت غربی ربوہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰ نقد
(۳۸) مکرم حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ شہر منجانب اہلیہ خود سعیدہ بیگم صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۳۹) مکرم محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری منجانب محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۴۰) مکرم راجہ صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او نہر ضلع سرگودھا ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰ نقد
(۴۱) مکرم غلام رسول صاحب سیلز مین باٹا شاپ سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۲۰۰-۰-۰
(۴۲) مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کھیوڑہ سوڈا کمپنی کھیوڑہ ضلع جہلم منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۴۳) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اعظم خانصاحب نئی منڈی گجرات ۔۔۔ ۱۵۰/- مئی تا اکتوبر ادا شد
(۴۴) مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب آڑھتی سرگودھا - بذریعہ مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۴۵) مکرم چوہدری محمد اکبر خانصاحب راجپوت بس سروس سرگودھا بذریعہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۴۶) مکرم ملک غلام محمد صاحب سلانوالی بذریعہ " " ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۴۷) مکرم رانا محمد اسلم صاحب طاہر ۔۔۔ مال روڈ لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۴۸) مکرمہ قمر آرا بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ سکینہ بیگم صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰ نقد
(۴۹) مکرم چوہدری محمد اکرم خانصاحب حیدر آباد سندھ منجانب والدہ صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۰) مکرم نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۶۵۵ گ ب ضلع لائلپور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۱) مکرم ضیاء اللہ صاحب پنشنر ڈسپنسر اکرم منزل گجرات شہر ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰ نقد
(۵۲) مکرم محمد مختار صاحب اوورسیئر بستی ہیرالوالی جھنگ شہر ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۳) مکرمہ ممتاز نقیر اللہ صاحبہ نائب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۴) مکرم خواجہ محمد شریف صاحب بنگال ٹیکسٹائل ملز لاہور ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۵) مکرم منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پورہ راولپنڈی ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۶) مکرم عبدالسلام صاحب کمپونڈر ڈیرہ غازی خان منجانب اہلیہ خود شمشاد بیگم صاحبہ ۔۔۔ ۱۵۰-۰-۰
(۵۷) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب نیبووالی ضلع سیالکوٹ منجانب والدین مرحومین ۔۔۔ ۳۰۰-۰-۰

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھائی عزیزم نصیر احمد کٹی ۳ مئی کو افریقہ سے کراچی پہنچ گئے مگر ہوائی جہاز سے اترتے ہی بخار ہو گیا۔ چلنے پھرنے سے تو پہلے ہی معذور تھے۔ اب حالت تشویشناک ہے۔ سول ہسپتال حیدر آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (بیگم مرزا مبارک احمد حیدر آباد)

(۲) جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بعض شدید مشکلات میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے جماعت کو ان مشکلات سے نجات و دیگر ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین (مقبول حسین جامعہ احمدیہ ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۳۵:۔ میں غلام مصطفےٰ احمد ولد میاں عبدالعزیز قوم جویہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن مسن باڈہ ڈاکخانہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ غلام مصطفےٰ احمد معلم وقف جدید مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ (سابق سندھ) حال وارد ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد:۔ شریف احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال معرفت انگلش سائیکل سٹور خانیوال حال وارد ربوہ ۱۸/۴/۵۹

نمبر ۱۵۳۴۰:۔ میں چوہدری فضل احمد ولد چوہدری صوفی اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دانہ زید کا ڈاکخانہ کھنیانیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت اراضی مزروعی تیس بیگھہ کا ۱/۲ واقعہ رقبہ دانہ زید کا ہے۔ نصف اراضی جدی میں میرا بھائی مسمی بشیر احمد سٹوڈنٹ ایف ایس سی۔ ٹی آئی کالج ربوہ ہے۔ میرے حصہ اراضی موازی پندرہ بیگھہ کی اس وقت قیمت تقریباً مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ہے۔ اس اراضی پر اس وقت ایک ہزار روپیہ کا قرضہ رہن بھی ہے۔ اس کو منہا کرنے کے بعد جو رقم بچتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے میرے مرنے کے بعد میری جائیداد سے حصہ وصیت وصول کر لیا جاوے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائداد ادا کر دوں تو وہ منہا کر دی جاوے۔

اس کے علاوہ بھی اگر میری کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میرا گزارہ اس وقت اس زمین پر ہی ہے۔

العبد:۔ فضل احمد ولد چوہدری صوفی اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم جٹ باجوہ ساکن دانہ زید کا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ بشیر احمد برادر حقیقی۔

گواہ شد:۔ ماسٹر نصر اللہ خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دانہ زید کا ۱۲/۴/۵۹

نمبر ۱۵۳۴۱:۔ میں میاں کریم بخش ولد عمرا قوم ارائیں پیشہ بیکاری بوجہ ضعیف العمری عمر تقریباً ۹۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۸۹۶ء ساکن چک ۲۷۷/R.B سیلا ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کل جائداد غیر منقولہ تین ایکڑ ہے۔ جس کی آمد پر میرا گزارہ ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی آمد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت ادا کرتا رہوں گا۔

اس وقت میری منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میری وفات کے وقت جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں ۱/۱۰ حصہ جائداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر میں اپنی جائداد غیر منقولہ کے حصہ وصیت کی رقم قبل از وفات صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو میری ایسی جائداد کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ وارث نہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ بقلم خود کریم بخش۔

گواہ شد:۔ عبدالستار ولد چوہدری غلام نبی وصیت ۱۵۱۷۰ بمقام چک ۲۷۷/R.B ستیلا ڈاکخانہ خاص۔ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ صوفی محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۲۷۷/R.B ستیلا ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور۔ ۱۵/۴/۵۹

نمبر ۱۵۳۴۲:۔ میں فضل محمد ولد نظام الدین قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن چک ۲۷۷/R.B ستیلا ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائداد منقولہ مبلغ ۱۶۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا تعالےٰ زندہ ہیں اور جائداد غیر منقولہ میرے پاس کوئی نہیں ہے۔ اور جو بھی آمدنی میں بذریعہ کاشتکاری حاصل کرتا رہوں گا۔ میں اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا نیز جو جائداد بھی میری وفات پر ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد فضل محمد بقلم خود

گواہ شد عبدالستار ولد چوہدری غلام نبی وصیت ۱۵۱۷۰ بمقام چک ۲۷۷/R.B ستیلا ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ صوفی محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۲۷۷/R.B ستیلا ڈاکخانہ خاص بوساطت پکا دانہ ضلع لائلپور بقلم خود۔

نمبر ۱۵۳۴۵:۔ میں قدسیہ باجوہ بنت چوہدری محمد عظیم قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ہم تین بھائی سیف اللہ۔ سیف الحق۔ سیف الرحمٰن اور مجھ قدسیہ کی نصف مربعہ اراضی زرعی واقعہ چک ۵۶/۲-R تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ہے۔ جو کہ مربع نمبر ۵ کا نصف ہے۔ اس اراضی کا داخل خارج ابھی تک ہمارے والد نے ہمارے نام نہیں کیا۔ میرا اس میں ۱/۷ حصہ شرعی ہے اس نصف مربع کی موجودہ قیمت مبلغ پینتیس ہزار روپیہ ہوگی اور میرے ۱/۷ حصہ کی قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ وصیت زندگی میں ادا کر دیا جائے گا۔ ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشے قیمتی ۵۰/- روپے۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ قدسیہ باجوہ بقلم خود

گواہ شد۔ میجر شریف احمد باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور کوشش بھون لیاقت علی روڈ لائلپور (ماموں حقیقی موصیہ)

گواہ شد۔ محمد عظیم باجوہ بقلم خود والد موصیہ ۸۸-جی ماڈل ٹاؤن لاہور

نمبر ۱۵۳۴۸:۔ میں محمد رمضان ولد امام الدین قوم چھینی پیشہ دوکانداری۔ عمر ۴۸ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۵۸ء ساکن راجہ بازار ڈنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴/۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ مکان و دکان پختہ واقعہ راجہ بازار ڈنگہ ضلع گجرات جس کی چار ہزار چار صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد مبلغ ۵۰/- روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

ازراقم الحروف میاں محمد یعقوب انسپکٹر وصایا۔

العبد محمد رمضان ولد امام الدین قوم چھینی راجہ بازار ڈنگہ

گواہ شد محمد ابراہیم بٹ ولد میاں غلام رسول سکنہ سماعیلیہ حال ڈنگہ راجہ بازار ضلع گجرات

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔

بے خانماں دعویدار عورتوں کو نقد عبوری امداد دی جائیگی

لاہور ۱۳ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق محکمہ بحالیات کی مرکزی وزارت نے محکمہ بحالیات کی ایک سکیم کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت ایسی بے خانماں دعویدار عورتوں کو عبوری نقد امداد دی جاسکے گی۔ جن کے خاوند بڑھاپے بیماری یا معذور ہونے کی وجہ سے کوئی کام کاج کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس فیصلے کی وجہ سے ساٹھ سال سے کم عمر کی بے خانماں مستورات کی مشکلات رفع ہو سکیں گی اور انہیں عبوری نقد امداد مل سکے گی جس کی وہ حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت مستحق نہیں ہیں۔

اس قسم کی عبوری امداد متعلقہ مستورات کو ان کے مصدقہ دعاوی پر مل سکے گی۔ انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ مجوزہ طریقہ کے مطابق اپنی درخواستیں مسٹر بحالیات و آبادکاری مغربی پاکستان ۱۶ ایجرٹن روڈ لاہور کے نام بھیجیں۔ ایسے درخواست دہندگان جن کے دعاوی کی تصدیق کراچی میں ہو چکی ہے انہیں اس سلسلے میں ایڈیشنل کمشنر بحالیات و آبادکاری ۷ پینیر بیرکیس کراچی کے نام درخواستیں ارسال کرنی چاہئیں۔ درخواستوں کے فارم مذکورہ بالا دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواستوں کے ساتھ معززین علاقوں یا کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی سفارشات شامل کی جائیں جن میں اس امر کی تصدیق کی گئی ہو کہ درخواست دہندہ کا خاوند کوئی کام کاج کرنے سے معذور ہے اور اس کی معذوری کی وضاحت بھی کی جاسکے۔

نہری تنازعہ کے سلسلہ میں مرکزی وزراء اور اعلیٰ حکام سے صدر ایوب کی بات چیت

عالمی بینک کے نمائندے آج کراچی پہنچ رہے ھیں

کراچی ۱۶ مئی۔ نہری تنازعہ کے تصفیے کی بات چیت کے لئے مسٹر یوجین بلیک کی زیر قیادت عالمی بینک کا وفد آج دہلی سے کراچی پہنچ رہا ہے۔ کل صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں نے دو بار اس مسئلہ پر مرکزی وزراء سے تبادلۂ خیال کیا۔ اس موقعہ پر متعلقہ اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔

دونوں اجلاس ایوان صدر میں منعقد ہوئے دوسرا اجلاس رات گئے ختم ہوا۔ عالمی بنک کا وفد جو پانچ ارکان پر مشتمل ہے۔ ہفتہ کو ڈیڑھ بجے دن کراچی پہنچے گا۔ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الیف بھی وفد میں شامل ہیں۔ وفد ایوان صدر میں قیام کرے گا دریں اثنا بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک نے نہری تنازع کے تصفیہ کے لئے جو تازہ ترین تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے تحت بھارت کو ایک ارب پچیس کروڑ روپے کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ اس رقم کا بڑا حصہ پاکستان میں پانی کی فراہمی کے متبادل انتظامات پر صرف ہوگا۔ ان میں دونوں الحاقی نہروں اور ذخائر آب کی تعمیر شامل ہے۔

فصلوں کو نقصان دہ کیڑے سے بچایئے (بقیہ صفحہ ۵)

چاہئیں۔ اپریل سے ستمبر تک اُن کے منہ شیشے سے بند ہوں۔ تاکہ دھوپ تو ان کے اندر جا سکے لیکن بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ سردیوں میں بلکہ شیشے کی بجائے مٹی سے بند کر دیں۔ کھپرے کا ایک علاج یہ بھی ہے ڈبل دگلہ TILL کپڑے کی ۲×۲ کی تھیلیاں بنا کر اُن میں ایک ایک تولہ پارہ بھر دیں اور دو تھیلی فی من کے حساب سے گندم میں رکھ دیں۔ اس سے گندم کھپرے سے محفوظ ہو جائے گی۔

پھلوں اور سبزیوں کو کیڑوں کی وبا سے بچانے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ بیمار پھلوں کو ہمیشہ اس طور پر تلف کیا جاتا رہے کہ ان میں پیدا شدہ کیڑے ختم ہو جائیں۔ امرود، خربوزہ اور تربوز وغیرہ کے بیمار پھل جن میں کیڑوں کے جھنڈ پیدا ہو چکے ہوتے ہیں ان کو کھیتوں کے ارد گرد نہیں پھینکنا چاہیئے۔ بلکہ یا تو مویشیوں کو کھلا دئے جائیں یا زمین میں دبا دئے جائیں۔ تاکہ کیڑے تباہ ہو جائیں۔

یہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ آم کے گھنے باغوں پر آم میں سوراخ کرنے والے کیڑے کا حملہ کھلے اور سائنٹفک طریقے پر لگائے ہوئے باغ کی نسبت زیادہ شدید ہوتا ہے۔ اس لئے گھنے باغ میں سے نکمے درختوں کو کاٹ کر باغ کو کھلا کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح درختوں کی تمام خشک شاخوں کو کاٹنا ضروری ہے تاکہ سورج کی روشنی بہتر طور پر درختوں کو پہنچ سکے اس طرح آم کا باغ پھلوں میں سوراخ کرنے والے کیڑوں سے بچ جاتا ہے۔

سابق بلوچستان اور سرحدی صوبہ کے علاقوں میں سیب کے باغوں پر ایک خاص قسم کا کیڑا حملہ کرتا ہے یہ کیڑے سردی کے موسم میں سیب کے درخت کی چھال کے نیچے جھنڈ کی صورت میں چھپے رہتے ہیں۔ اگر اکتوبر سے اپریل تک کے عرصہ میں سیب کے ایسے حصے کھرچ دیئے جائیں تو ان کیڑوں سے نجات مل سکتی ہے۔

مالٹا کے کیڑوں کے بچے بھی اسی طرح تلاش کر کے مارے جا سکتے ہیں۔ کماد کے پتوں پر بعض جگہ جو روئی کی طرح سفید سی چیز لگی ہوتی ہے۔ اس میں بھی ملائنہ کی کیڑے کے انڈے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سفید چیونٹی

فصلوں کا ایک اور خطرناک دشمن سفید رنگ کی چیونٹی ہے۔ اس کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ سدّی عمل ہی ہیں۔ اسکے لئے جب زمین کے کسی ٹکڑے سے فصل کاٹ لی جائے تو نئی فصل بونے سے پیشتر اسے کچھ عرصہ کے لئے خالی پڑا رہنے دینا ضروری ہے جن کھیتوں پر سفید چیونٹی کا حملہ ہوتا ہے۔ اُن کو سبز کھاد نہیں دینا چاہیئے۔ ایسی زمین کو کھودنا اور اس میں ہل چلا کر چھوڑ دینا ان چیونٹیوں کو تباہ کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ جب یہ گندم کے ننھے پودوں پر حملہ کریں تو اس وقت کھیت کو سیراب کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔

کیڑوں پر کنٹرول کرنے کے کسی بھی طریقے کی کامیابی کا انحصار اس کی ذاتی خوبی سے کہیں زیادہ اسے صحیح طریق سے جاری کرنے پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ کام اپنے صحیح وقت پر شروع کیا جائے۔ زمینداروں کو اس معاملہ میں اپنی کوششوں کے بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اپنے ان دشمن کیڑوں کا کامیاب مقابلہ کرنے کے لئے ان سب کا اتحاد اور مشترکہ مساعی نہایت ضروری ہے۔

ولادت

مکرم شیخ محمد اکرم صاحب ابن شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۴/۵/۵۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ شیخ محمد یوسف صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپیہ بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل ربوہ)

اوقاتِ روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون:۔ دفتر لاہور ۴۴۹-۴۴ - جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸ - دفتر اے گروپ سرگودھا ۲۲۶۸ نیز ۲۱۶۳ - دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ - جنرل مینیجر گروپ سرگودھا ۲۱۶۳

نمبر سروس:۔	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸-۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیوالہ	۱۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودھا	۶	۶-۱۵									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔

(جنرل مینیجر)

تربیتی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الرحمت فیکٹری ایریا کے زیر انتظام مورخہ ۱۷/۵/۵۹ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد حلقہ ہذا میں ایک نہایت اہم تربیتی اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا ابو العطاء صاحب صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ نیز بعض دیگر علماء کرام حاضرین سے خطاب فرمائیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ الودود کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص طور پر اجتماعی دعا ہوگی احباب اس اجلاس میں کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں

(زعیم محلہ دار الرحمت)